نحمیاہ کی کتاب کا مطالعہ باب نمبر۲ آیات ۱۱-۲۰

گذشتہ ماہ سے ہم نحمیاہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں جو کہ بادشاہ کے محل میں ساقی تھا فارس کے بادشاہ ارتخششتا بادشاہ تھا جس کی سلطنت مصر سے پاکستان اور انڈیا تک پھیلی ہوئی تھی۔ فارس میں رہتے ہوئے نحمیاہ بہت زیادہ دکھی تھا کیونکہ یروشلیم کی دیوار گرادی گئی تھی اور اُس کی قوم کے لوگ خستہ حالات میں تھے، اُس نے بادشاہ سے کچھ دنوں کی رخصت بھی چاہی تھی جو اُسی مل گئی تھی تاکہ وہ یروشلیم جا کر وہاں یروشلیم کی دیوار کی تعمیر میں مدد کر سکے۔ اور حیرت انگیز طور پر نا صرف بادشاہ رخصت دینے پر راضی ہوا بلکہ اُسے ضروریات کی تمام اشیاء بھی فراہم کیں اور نحمیاہ بتاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس لیے ہوا کیونکہ خدا کا پُرفضل ہاتھ اُس کے ساتھ تھا (۸:۲) اور ہم سب بھی اسی پُرفضل ہاتھ کے متمنی ہیں۔ لیکن عملی اعتبار سے اس کا کیا مطلب ہے؟

نحمیاہ کی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے، اور یاد رکھیں کہ یہ کتاب ۲۴۵۰ سال پُرانی ہے۔ اس کتاب میں نحمیاہ کی شخصی یادداشتیں ہیں جو اُس نے خود اپنے ہاتھ سے تحریر کیں ہیں۔ اور اسی لیے یہ آسان ہے کہ اُس تحریر کو پڑھ کر ہم نحمیاہ کے دل و دماغ کو جان سکتے ہیں کہ نحمیاہ میں کس قدر اور کس طرح یہ ایمان رکھتا اور جانتا تھا کہ نا صرف خدا وجود رکھتا ہے بلکہ وہ کس طرح سے کسی انسان کی شخصی زندگی میں آ کر اُس کے کوئی عہد باندھتا ہے۔ اور اس کتاب میں ہم یہ جانیں گے کہ حالات اگر مخالف ہوں اور سب کچھ مخالف سمت میں جا رہا ہو تو کیسے ایک ایمان کی زندگی جی جا سکتی ہے۔ اور روح القدس ہمارے دلوں پر اس بات کو واضع کرے گا کہ اگر نحمیاہ کے زمانے میں یہ ممکن تھا تو آج کے زمانے میں بھی ممکن ہے۔ کیونکہ یہ خدا کا کلام ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔

۱) نحمیاہ کا یروشلیم میں آنا: ہمارے آج کے حوالہ میں، نحمیاہ ۲:۱۱-۲۰ میں ہم اس بات پر غور کریں گے کہ نحمیاہ یروشلیم میں پہنچ گیا ہے لیکن یہاں سنبلط اور طوبیاہ اُس سے بہت زیادہ ناخوش ہیں۔ اُن کا غصہ اور ناخوشی یہ تھی کہ کوئی ایسا شخص آ گیا ہے جو یروشلیم اور اسرائیل کی بھلائی چاہتا ہے۔ (۲:۱۰) اور ظاہر ہے یہ سب کچھ روحانی سطع کا معاملا ہے، کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ جو کچھ خدا نے وعدہ کیا ہے وہ سب کچھ پورا ہو۔ اسی لیے رات کی تاریکی میں، صرف چند ایک آدمیوں کے ساتھ نحمیاہ شہر کا دورہ کرتا ہے تاکہ شہر کے درست حالات کو جان کاری لے سکے وہ شہر کے مغربی دروازے تک جاتا ہے اور پھر بائیں طرف مڑتا ہے اسی طرح مشرقی دیوار کی طرف گیا، ایک جگہ اُسے اپنے گدھے سے اُترنا پڑا کیونکہ وہاں جانور کے جانے کی راہ نہیں تھی یہ شہر کا وہ مقام تھا جسے نبوکدنظر بادشاہ نے حملہ کر کے مکمل تباہ کر دیا تھا نحمیاہ کا گندہ اُن کھنڈروں میں آگے نہیں جا سکتا تھا اس لیے اُسے اُتر اُن کھنڈرات کے بیچ میں سے چلکر جانا پڑا۔

۲) ذرا اس سب کو منظر کو تصور کر کے دیکھیں، ایسے بادشاہ کا مُشیر، جس کی سلطنت دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک جا ملتی ہے رات کے وقت ملبے میں سے جگہ بناتا ہو پیدل چل رہا ہے۔ جب ہم خداوند یسوع مسیح کو قبول کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہے کہ خدا کی بادشاہی کا سفر ایک آرام دہ سفر نہیں ہے، نا ہی ہم اضافی طور پر طاقتور بن جاتے ہیں کیونکہ مسیحی بنتے ہی سب کچھ مخالف سمت میں بہنے لگتا ہے۔ باقوت کمزور اور کمزور باقوت بن جاتا ہے۔ لکھا ہے جو تم میں بڑا ہونا چاہے سب کا نوکر بنے (مرقس ۹:۳۵) نحمیاہ کو دیکھ لیں بادشاہ کا قریبی ہے لیکن یہاں کھنڈرات میں، ملبے میں چل رہا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ہمیں لگے کہ سی سب وقت کا ضیاع ہے ہم بیمار کی تیمارداری

کری، یا زخمی کی مرہم پٹی کریں کوئی فرق نہیں پڑنے والا اور ہم اپنے خاندان کی خدمت دل لگا کر دن رات کریں تب بھی کچھ نہیں ہوگا۔ عبادت کرنے کے لیے امراء کے ساتھ نہیں بلکہ دنیا کے ستائے اور غریب لوگوں کے ساتھ ہوں۔لیکن یاد رکھیں کہ نحمیاہ گدھے پر سوا یروشلیم میں داخل ہوا تھا پھر ہمارا خداوند یسوع مسیح بھی گدھے پر سوال یروشلیم میں داخل ہوا تھا۔

اس میں سب سے مشکل بات سیکھنے کی یہ ہے جو ہمارے خداوند نے رسول کی معرفت ہیں پہنچائی ہے ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۹۔۱۰ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے کیونکہ میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے پس میں بڑی خوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کروں گا۔تا کہ مسیح کی قدر مجھ پر چھائی رہے۔اوراس کے لئے حلیمی کی ضرورت ہے جس میں ہم اپنی زندگیاں، اپنا خاندان، اپنا سب کچھ خداوند یسوع مسیح کو دے دیتے ہیں۔ پولوس رسول پھر اس بات کو بیان کرتا ہے ''اس لئے میں مسیح کی خاطر کمزوری میں، بے عزتی میں، احتیاج میں، ستائے جانے میں، تنگی میں خوش ہوں، کیونکہ جب میں کمزور ہوتا ہوں اُسی وقت زورآور ہوتا ہوں۔لیکن اس کے بعد ہم یہ بات سیکھتے ہیں کہ جب ہم خداوند مسیح میں آتے ہیں، ہم جہاں کہیں بھی ہوں خواہ گھر میں، کسی ہسپتال میں، کسی دفتر میں، یا کسی جماعت میں اور طلباء کے ساتھ، یا پولوس رسول کی طرح خیمے بنانے والے ہوں، ہمیں رہنمائی کی خدمت ملتی ہے۔ کیونکہ بطور مسیحی آپ لوگوں کی نگاہ میں ہوتے ہیں لوگ آپ کے بول کو سُنتے اور آپ کی چال کو دیکھتے ہیں آپ بطور مسیحی، زندگی ایسے بسر کرتے ہیں کہ آپ اپنے اردگرد کے لوگوں کے رہنمائی کا سبب بنتے ہیں۔ کیونکہ ہم زمانے کے اطوار کی نہیں مسیح کے اطوار کی پیروی کرتے ہیں اور خوفِ خدا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

۳) جب نحمیاہ اُس جگہ پہنچ گیا جہاں خدا نے اسے ایک رہنما کی خدمت دی تھی تو اُس نے سب سے پہلے یروشلیم کی دیواروں کو جائزہ لیا اور ایک محتاط انداز میں سب تیاری کی۔ وہ اس بات کا احاطہ کرتا ہے کہ کیا کچھ کی ضرورت ہوگی اور کیا کچھ اس میں شامل ہوگا۔ کیونکہ خدا پر بھروسہ رکھنے کا مطلب اپنی آنکھوں کو بند کرنا نہیں ہے۔اس کا مطلب اس بات پر دھیان دینا ہے کہ ہماری زندگیوں میں کیا کچھ خدا کے جلال کے لئے استعمال ہوگا خواہ ہم کلیسیائی خدمت میں ہوں یا اپنے گھر میں اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہوں۔

۴) پھر ہم دیکھتے ہیں کہ نحمیاہ خدا کی خدمت کرتا ہے پھر بھی سنبلط اور طوبیاہ اور جشم اُسکی مخالفت کرتے ہیں (نحمیاہ ۲: ۱۹) آثارِ قدیمہ کے کہنا ہے کہ اُنہوں نے ان تینوں کو شناخت کر لیا ہے۔مصر کی سرحدوں میں ایسے طومار ملے ہیں جن میں یہ تینوں تحریر ملے ہیں۔جشم کا زکر ایسے ہے کہ وہ وہاں قبائلی سردار تھا۔اُس کا زکر ایک گلاس کے اُوپر ہے جو کسی دیوتا کے لیے مخصوص تھا۔اور طوبیاہ کا خاندان حاکم خاندان تھا جس کا زکر ہمیں بعدازاں مکابیوں کی تاریخ میں بھی ملتا ہے۔اورع سنبلط سامریہ کے صوبے کا حاکم تھا آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ نحمیاہ ہر بااثر شخص کے خلاف تھا صرف خدا کی طرف ہونے کی وجہ سے۔ یہ سب چالاک لوگ تھے اور جانتے تھے کہ نحمیاہ کے بادشاہ کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں اسی لیے اُنہوں نے بعد میں یہ کوشش کی کہ بادشاہ کو گمراہ کریں گے کہ یروشلیم میں نحمیاہ اپنی بادشاہت کھڑی کر کے اُسے دھوکا دے رہا ہے۔ وہ پہلے ہی نحمیاہ کو کہہ چکے تھے ہو کہ ''تو بادشاہ کے خلاف بغاوت کیوں کرتا ہے'' نحمیاہ ۲: ۱۹۔لیکن سوال یہ ہے کہ وہ نحمیاہ کے مخالف کیوں تھے؟ سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ وہ اس وقت اختیار والے تھے اور یروشلیم کے کمزور اور لاچار لوگوں کا فائدہ اُٹھاتے تھے۔ اگر یروشلیم ترقی کر کے مالی اعتبار سے مضبوط ہو جاتا تو اُن کے فوائد تمام ہو جاتے۔کبھی کبھی ہم بطور مسیحی جو کام رحم اور ترس سمجھ کر کرتے ہیں لوگ اُن

کاموں کی اسی لیے مخالفت کرتے ہیں کیونکہ وہ اُن نیک کاموں سے خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ایسے لوگ حالات کے خراب رہنے سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

اور پھر ایسا بھی ہوتا ہے جونہی آپ خدا کی خدمت کے ارادے میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں آپ کی مخالفت ہونے لگتی ہے لوگوں کی نفرت کا سامنا آپ کو کرنا پڑے گا۔ جب پولوس اور سیلاس کی منادی سے لوگ مسیحی بن رہے تھے تو اُس شہر کے بااثر لوگ اُن کے مخالف ہو گئے تھے۔ نئے مسیحیوں کو گھسیٹ کر پورے شہر کے سامنے لے آئے اور کہنے لگے کہ یہ لوگ جنھوں نے دنیا کا اُلٹ کر رکھا دیا یہاں بھی آ گئے ہیں۔اور یہ قیصر کے خلاف اور موجودہ حکومت کے خلاف ہو کر کہتے ہیں کہ بادشاہ تو کوئی اور ہی ہے جس کا نام یسوع ہے۔(اعمال ۱۷: ۵۔۷) لیکن ظاہر ہے آسمانی بادشاہت کے خدمت گذار ہوتے ہوئے ہمیں، جیسا کہ رسول نے کہا یاد رکھنا ہوگا کہ ''ہماری لڑائی خون اور گوشت سے نہیں بلکہ شرارت کی روحانی فوجوں سے ہے جو آسمانی مقاموں میں ہیں'' افسیوں ۶: ۱۲۔

اور پھر ہمیں نحمیاہ کے لائحہ عمل کو دیکھنا ہوگا کہ وہ کیسے اُن لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرتا ہے جو اُس کے ساتھ اس کام میں آگے بڑھیں گے نحمیاہ ۲: ۱۷۔۱۸ تب میں نے اُس سے کہا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہم کیسی مصیبت میں ہیں۔کہ یروشلیم اُجڑا پڑا ہے اور اُسکے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں آؤ ہم یروشلیم کی فصیل بنائیں تا کہ ہم آگے کو ذلت کا نشان نہ رہیں۔اور میں نے اُن کو بتایا کہ خدا کی شفقت کا ہاتھ مجھ پر کیسے رہا اور یہ کہ بادشاہ نے مجھ سے کیا کیا باتیں کہیں انہوں نے کہا کہ ہم اُٹھ کر بنانے لگیں۔سو اس اچھے کام کے لیے اُنھوں نے اپنے ہاتھوں کو مضبوط کیا۔

مندرجہ بالا چند ایک اہم باتیں ہیں جن کو نحمیاہ نے یقینی بنایا تا کہ وہ کامیاب ہو اور کام عین خدا کی مرضی کے مطابق ہو، ہم بھی ان اصولوں کو اپنی کلیسیائی اور خاندانی زندگیوں میں عمل میں لا کر ایک موثر مسیحی زندگی گذار سکتے ہیں۔ پہلے وہ بیان کرتا ہے کہ ضرورت انتہائی اہم ہے دیواریں گر چکی ہیں اور یروشلیم کھنڈر بن چکا ہے دوسرا وہ انہیں بتاتا ہے کہ یہ ایک ذلت کا نشان ہے۔تیسرا اُس نے ایمان اور وفاداری کا اظہار کیا۔ چوتھی بات وہ انہیں بتاتا ہے کہ خدا کا شفیق ہاتھ ہمارے ساتھ ہے۔اور پھر یہ لوگ تھے جنھوں نے جواب دیا کہ، آؤ کام شروع کریں۔وہ کہتا ہے کہ کام شروع کریں خدا کامیاب کرے گا۔نحمیاہ ۲: ۲۰۔ آمین!